(۳۸)

(فرمودہ ۷۔ اگست ۱۹۴۸ء بمقام پارک ہاؤس۔ کوئٹہ)

کہا جاتا ہے کہ انسان متضاد جذبات پیدا نہیں کر سکتا یا کہا جاتا ہے کہ متضاد کیفیتیں منافق کی علامت ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ متضاد جذبات ہر زمانہ میں اور ہر وقت منافقت کی علامت نہیں ہوا کرتے بلکہ بعض دفعہ متضاد جذبات پیش کرنا اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی علامت ہوتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ اگر متضاد جذبات پیش نہ کئے جائیں تو یہ انسان کی کمزوری سمجھی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک صحابی کو جہاد پر بھجوایا گیا۔ ان کا بچہ سخت بیمار تھا وہ اسے بیمار چھوڑ کر بغیر کوئی عُذر کئے جہاد پر چلے گئے جب وہ واپس آئے تو ان کی بیوی نہا دھو کر ان کے استقبال کے لئے خوشی خوشی بیٹھ گئی۔ انہوں نے گھر آتے ہی پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے بیوی نے جواب دیا کہ بچے کو اب بالکل سکون ہے۔ پھر اس نے آپ کو کھانا کھلایا اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتی رہی۔ رات کو جب بستر پر لیٹے تو بیوی نے کہا میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا پوچھو بیوی نے کہا اگر کوئی شخص کسی کے پاس امانت رکھ جائے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی امانت واپس لینے کے لئے آئے تو کیا اس کی امانت واپس کر دینی چاہئے یا نہیں؟ انہوں نے کہا یہ کونسا مسئلہ ہے اگر کسی کی امانت ہے تو اسے ضرور واپس کر دینی چاہئے۔ بیوی نے کہا ہمارے پاس بھی بچہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے واپس لے لی ہے اور وہ فوت ہو چکا ہے۔[۱] اب دیکھو یہ اس عورت کے ایمان کی کیفیت تھی کہ اس نے اپنے غم کو دبا لیا اور اسے ظاہر نہ ہونے دیا۔ وہ اپنے دل پر جبر کر کے نہا دھو کر بیٹھ گئی اور اپنے خاوند کو اس نے تسلی دی۔ کھانا کھلایا اور یہ نہ بتایا کہ بچہ مرگیا ہے تاکہ اسے زیادہ صدمہ نہ پہنچے اور وہ اس کے نتیجہ میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دے جس سے اس کا ثواب کم ہو جائے۔ یہ جذبہ بظاہر متضاد تھا لیکن حقیقتاً یہی جذبہ اس وقت اس کے ایمان کی حقیقی تصویر تھا۔ اگر وہ اپنے اندرونی جذبات کو ظاہر کرتی' روتی اور واویلا کرتی۔ تو وہ متضاد جذبات کا اظہار نہ کرتی۔ اس کا ظاہر و باطن ایک ہوتا اور پھر اس کا یہ فعل ایمان کی کمزوری کی

بھی علامت ہوتا اور قومی اخلاق اور قربانیوں کے بھی خلاف ہوتا۔ پس بعض متضاد حقیقتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو حقیقت حال پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایک قسم کے جذبات کا اظہار ہر جگہ پسندیدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص دوسرے سے ناراض ہے وہ اس کے پاس آتا ہے تو وہ بشاشت کے ساتھ اس سے پیش آتا ہے اور اپنی ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا اور گو اس کے دل میں ابھی رنج ہوتا ہے مگر اس کے دبانے میں ایک حد تک وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص ہوتا ہے جو غصہ بھی نکالتا ہے اور بات بھی کر لیتا ہے۔ اب بظاہر یہ کہا جائے گا کہ دوسرا شخص دل کا زیادہ صاف ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہوتا ہے وہ ظاہر کر دیتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ غصہ کو دبا لینا اور اس میں کامیاب ہو جانا گو بظاہر اندرونی جذبات کے خلاف فعل ہے مگر وہی شخص سچا اور حقیقی مومن کہلائے گا۔ اسی طرح ہر انسان کے لئے عید بھی عید نہیں ہوا کرتی۔ ہزاروں مسلمان ایسے ہوں گے جن کے گھروں میں آج ماتم ہو گیا ہوگا۔ آخر چالیس کروڑ مسلمان ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی ایک کے گھر میں بھی آج موت نہ ہوئی ہو۔ ایسی حالت میں بعض تو اپنے غم کی وجہ سے عید میں کوئی حصہ ہی نہیں لے رہے ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو میت کو خدا کے حوالے کر کے عید کی نماز کے لئے چلے گئے ہوں گے۔ اب بظاہر وہ جو نماز کے لئے چلے گئے انہوں نے منافقت کا اظہار کیا ان کا ظاہر اور تھا اور باطن اور تھا اور جو گھر میں بیٹھے رہے وہ صاف دل اور کھرے تھے لیکن درحقیقت جو لوگ اپنے مُردے کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کر کے عید کے لئے چلے گئے وہی سچے مومن ہیں کیونکہ انہوں نے خدا کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کر لیا۔

یہ تو ایک فردی مصیبت کی مثال ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آج لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جو دیکھ رہے ہیں کہ اسلام کا نام اب صرف زبانوں پر رہ گیا ہے اور کفر دنیا پر غالب ہے۔ مگر اس کے باوجود ان کے دل میں کوئی درد پیدا نہیں ہوتا' ان کے دل میں کوئی دکھ پیدا نہیں ہوتا' وہ عید کی خوشیاں مناتے ہیں' کپڑے بدلتے ہیں اور عطر لگاتے ہیں' صبح کے وقت وہ ملکی رواج کے مطابق سویوں کا ناشتہ بھی کر لیتے ہیں حالانکہ اس وقت اسلام ایسی نازک حالت میں سے گزر رہا ہے جسے دیکھ کر کوئی سچا مسلمان ایک گہرا صدمہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر مسلمان ایک خون ٹپکاتے ہوئے دل کے ساتھ عید کی نماز کے لئے جاتے' اگر وہ ایک ٹکڑے ٹکڑے جگر کے ساتھ عید کی نماز پڑھتے تو گو ان کے جذبات متضاد ہوتے مگر حقیقی عید انہی کی ہوتی۔ پس

جس نے عید کی نماز پڑھی مگر اس کے دل میں اسلام کا درد پیدا نہیں ہوا' اس کی اندرونی بینائی مردہ ہے۔ اور جس نے عید نہیں منائی اس کی بھی اندرونی بینائی مُردہ ہے۔ حقیقی عید اُسی کی ہے جو متضاد جذبات کے ساتھ عید مناتا ہے۔ اس کا دل ماتم کرتا ہے اور اس کا ظاہر عید مناتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام زندہ افراد جن میں قومی جذبہ پایا جاتا ہے ایسے ہی مظاہرے کیا کرتے ہیں۔ جرمنی کی ایک عورت تھی اس کی عمر اسّی سال کے لگ بھگ تھی۔ اس کے سات بیٹے تھے جو سارے کے سارے جنگ میں مارے گئے۔ ہمارے ملک میں اگر کسی کے ساتھ ایسا واقعہ ہو تو کسی دوسرے کو احساس بھی نہ ہو۔ مگر زندہ قومیں ان باتوں کو نوٹ کرتی رہتی ہیں کہ کسی نے کتنی قربانی کی ہے۔ جب وزیرِ دفاع کو اس کی خبر ملی تو اس نے چاہا کہ وہ اس کو بلا کر بادشاہ اور ملک کی طرف سے اس سے ہمدردی کا اظہار کرے۔ چنانچہ وزیرِ دفاع نے اسے خود چِٹّھی لکھی۔ جب وہ بڑھیا آئی تو وزیرِ دفاع نے اسے کہا کہ میں بادشاہ اور ملک کی طرف سے آپ سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ آپ کے تمام بیٹے جنگ میں کام آ گئے ہیں۔ ایک انگریزی اخبار کا نمائندہ بھی اس موقع پر موجود تھا۔ میں نے اس کی رپورٹ جو بعد میں شائع ہوئی پڑھی ہے۔ اس نے لکھا کہ جب وہ بڑھیا باہر نکلی تو باوجود اس کے اس کی پیٹھ کُبڑی ہو چکی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے رکھ کر اپنی کمر کو دبا کر سیدھا کرتی اور ایک بناوٹی قہقہہ لگا کر کہتی کیا ہوا اگر میرا آخری بیٹا بھی مارا گیا ہے آخر وہ ملک کی خدمت کرتے ہوئے ہی مارا گیا ہے۔ تو دیکھو اس عورت کے اندر قومی خدمت کا کس قدر احساس تھا۔ وہ دنیا کو بتانا چاہتی تھی کہ میرے بیٹوں کے مر جانے نے میری کمر کو خمُ نہیں کر دیا بلکہ اور بھی سیدھا کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے ملک کی خاطر جان دی ہے۔ اب یہ تو نہیں تھا کہ اس کا دل اپنے بیٹوں کی وفات پر غمگین نہیں تھا۔ دل تو غمگین تھا لیکن وہ دنیا کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ میں اس تقدیر پر خوش ہوں جو میرے لئے غم لائی مگر میری قوم کے لئے اس نے عزت کے سامان پیدا کر دیئے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے لڑکے حضرت ابراہیم ؓ جب فوت ہوئے تو رسول کریم ﷺ اسے دفنانے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپؐ دفن کر چکے تو آپؐ نے فرمایا؟ جا اپنے بھائی عثمان ؓ بن مظعون کے پاس اور اس وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ۵ لیکن جب وہ وقت گزر گیا۔ تو پھر محمد رسول اللہ ﷺ پہلے جیسے جوش اور تندہی کے ساتھ خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔ غرض حقیقی مومن کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ قومی

اور مذہبی غم کو اپنے ذاتی غموں پر ترجیح دیتا ہے اور اس کے عزم اور استقلال میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ مصیبت اس کے عزم کو اور بھی بڑھا دیتی ہے اور اس کے استقلال کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہے اس لئے نہیں کہ وہ تسلی پا گیا ہے بلکہ اس کے لئے کہ اگر کوئی شخص دونوں جذبات کو محسوس کرتا ہے تو وہ حقیقی مومن ہے بلکہ میں تو کہتا ہوں وہ حقیقی انسان ہے کیونکہ انسان کا کمال بھی اُسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ دل سے دکھ محسوس کرے اور اپنے ظاہر کو خدا کے تابع کرے۔

اِس وقت دنیا میں ہزاروں قصبات اور شہر ایسے ہیں جن میں مسلمانوں کی بنائی ہوئی مسجدیں ویران پڑی ہیں اور ان میں خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ بنانے والوں نے تو انہیں اس لئے بنایا تھا کہ ان میں خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جائے لیکن اب وہ ویران اور غیر آباد پڑی ہیں اب جب تک یہ تمام مسجدیں پھر اسلام کی عظمت کا ایک زندہ نشان نہ بن جائیں جب تک قرآن کی حکومت پھر دنیا میں قائم نہ ہو جائے اُس وقت تک اگر کوئی شخص صرف ظاہری عید پر ہی خوش ہو جاتا ہے اور نئے کپڑے پہن کر سمجھ لیتا ہے کہ اس نے عید منا لی ہے تو وہ بے غیرت ہے اسی طرح وہ انسان جو ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے وہ بھی نہایت ہی ذلیل اور بُزدل انسان ہے۔ بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اس لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں حقیقی خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب دنیا میں ہر جگہ اسلام پھیل جائے گا۔ جب مساجد ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی اور جب محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی حکومت دنیا کے چپہّ چپہّ پر قائم ہو جائے گی۔

پس ہماری جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ہمارے اندرونی زخم کبھی مندمل نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ہمارے زخم اگر کبھی مندمل ہونے لگیں تو چاہیئے کہ ہم اپنی انگلیوں سے ان زخموں کو پھر ہرا کرلیں کیونکہ ہماری سب سے بڑی عید اُسی وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اُٹھنا شروع ہو جائیں گی۔

(الفضل ۱۵۔ مارچ ۱۹۶۱ء)

---

[۱] صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ابی طلحۃ الانصاریؓ

صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من لم یظھر حزنہ عند المصیبۃ

۲ آل عمران:۱۳۵۔ صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب
۳ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ۔
۸ ھ - ۱۰ ھ
۴ ۲ہجری
۵ صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انابک لمحزونون۔ صحیح مسلم باب رحمة صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان الخ ....